

# کربیت

## نذر غالب

از

(جناب اتم منظر نگری)

عہد شباب میں جو بہرہ گزرے  
سہ گشتہ مذاق خودی خود نگری  
دیکھیں گے بزم طور بھی دیر و حرم کو بھی  
زلف سیاہ رخ پہ ہول سے بھری گئی  
آگاہ منزلِ غم الفت نہ تھا کوئی  
دل بھی ملے گا دل سے ٹھہرا ضبطِ عشق  
سمجھو مالِ ضبطِ غم عشق ہے قریب  
جلودوں میں ہے گھری ہوئی ہر آن نگاہِ شوق  
حدِ خیال سے وہ اگر دور ہیں تو ہوں  
میں بھی تو مستحق تماٹائے جلوہ ہوں  
اہلِ ہوس نہ سمجھے یہ تھی اک دانےِ خاص  
اے عشق بارگاہ میں تیری مرے لئے  
سیاد کی نگاہ اسی دن سے مجھ پہ تھی  
میں بھی تو ہوں شریکِ نظامِ بہارِ گل

جلوے نہ مجھ کو پھر وہ کبھی عمر بھر ملے  
آزاد ہر دو کون تیرے بے خبر ملے  
اب دیکھئے وہ خوگر پر وہ کدھر ملے  
جلوے کئی بصورتِ شام و سحر ملے  
ملنے کو یوں تو مجھ کو کئی راہ بر ملے  
پہلے میری نظر سے تو ان کی نظر ملے  
نوکِ مژہ بھی جب کوئی نحتِ جگر ملے  
میری طرح کسی کو نہ ذوقِ نظر ملے  
مجھ کو تو بارہا سہرِ حدِ نظر ملے  
اے برقی طور مجھ کو بھی تابِ نظر ملے  
کہتے رہے وہ ہم نہ ملیں گے، مگر ملے  
گر دردِ دل نہیں، تو دردِ جگر ملے  
جس دن کہ آشیان میں مجھے بالِ دپر ملے  
ہر شاخِ گلستاں پہ نہ کیوں مجھ کو گھر ملے

سینے میں ایک راز چھپا ہونے اتم

اس جستجو میں ہے کوئی اہل نظر ملے